History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگران منصور احمد خان
مدیر عبد الباسط طارق

ماہنامہ مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

جولائی 1983
کتابت: مقصود الحق

Nuur-Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · 6000 Frankfurt/M. 70 · Tel.: 0611/681485

نمازِ عید

احباب کرام مطلع رہیں کہ انشاء اللہ العزیز فرانکفورٹ میں نماز عید مؤرخہ 11 جولائی بروز سوموار ساڑھے نو بجے صبح HAUS GALLUS FRANKENALLE 111 میں ادا کی جائیگی۔ دوست اپنے ہمراہ جائے نماز یا کوئی صاف کپڑا ضرور لیکر آئیں جس پر نماز ادا کی جاسکے۔

اسیطرح ھامبرگ میں نماز عید بھی صبح ساڑھے نو بجے مسجد فضل عمر ہامبرگ میں ادا کی جائیگی انشاء اللہ۔

فطرانہ و عید فنڈ

مغربی جرمنی میں قیام پذیر ہر احمدی کیلئے 5 مارک فی کس فطرانہ کی رقم عید سے قبل ادا کرنا ضروری ہے فطرانہ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی ادا کرنا چاہیے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو نصف شرح سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ اسیطرح عید فنڈ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا تھا حسب استطاعت ادا کریں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مغربی جرمنی میں متوقع آمد

مغربی جرمنی کی اراکین لجنہ اماء اللہ کیلئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ انشاء اللہ العزیز جولائی کے شروع میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی مغربی جرمنی تشریف لائینگی آپکی آمد کی تاریخ معین ہونے کے بعد لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کے پروگرام کا اعلان کیا جائیگا۔

عیدالفطر کے آداب

عید الفطر اسلام کا ایک نہایت ہی مقدس اور اہم تہوار ہے۔ جب ایک مومن تیس دن محض خدا کی خاطر بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے اور کثرت تلاوت و نوافل کی وجہ سے اپنی نیند اور آرام میں بھی خلل ڈالتا ہے اور دعا اور گریہ زاری سے اپنے رب کی رضا حاصل کرتا ہے تو خدا تعالیٰ جو کسی کی سچی محنت اور حقیقی نیکی کو ضائع نہیں کرتا مومنوں کو روحانی نعماء سے نوازتا ہے ان نعمتوں کے حصول کی خوشی میں عید منائی جاتی ہے اس دن مومن خدا تعالیٰ کے حکم سے کھاتا اور پیتا ہے جسطرح وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تیس دن کھانے پینے سے رکا رہا تھا

اس مقدس تہوار کے آداب اختصاراً درج ذیل ہیں۔

(1) عید سے قبل فطرانہ اور عید فنڈ ضرور ادا کر دینا چاہیے فطرانہ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرانہ طھرۃ للصیام و طعمۃ للمساکین ہے یعنی یہ فطرانہ روزوں کی پاکیزگی کا موجب ہے اور مساکین کیلئے کھانا ہے فطرانہ کی برکت سے ہمارے غریب اور مسکین بھائی بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکتے ہیں عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا تھا

(2) عید کے دن غسل کرنا صاف کپڑے پہننا اور اگر توفیق ہو تو نئے کپڑے پہننا خوشبو لگانا مستحب ہے۔

(3) عید کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے

(4) عید کی نماز سے قبل کچھ ضرور کھا لینا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے قبل کھجوریں نوش فرمایا کرتے تھے

(5) عیدگاہ جاتے اور آتے ہوئے مختلف رستہ اختیار کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

(6) عیدگاہ کیطرف جاتے ہوئے اللہ اکبر واللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کا ورد کرنا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینوا اعیادکم بالتکبیر یعنی اپنی عیدوں کو تکبیر سے مزین کرو۔

(7) عید الفطر کی نماز کیلئے نہ تو اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔ عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیرات اور دوسری میں پانچ تکبیرات ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لاکر کھلے چھوڑ دیئے جائیں

(8) خطبہ عید توجہ سے سننا چاہیے کیونکہ خطبہ نماز کا حصہ ہوتا ہے نماز کے اختتام پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینا اور معانقہ کرنا چاہیے

(9) عید کے دن خوشی کے اظہار میں اسلامی تعلیمات اور اخلاقی روایات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے لچر اور بیہودہ فلمی گانے فلم موسیقی یا خوشی کا کوئی اور غیر مہذب ذریعہ اختیار کرنا مناسب نہیں کیونکہ عید کی خوشی دراصل رمضان المبارک میں خدا کے حکم کے ماتحت عبادات بجالانے کی توفیق ملنے کی خوشی ہے جسکا اظہار بھی خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہونا چاہیے

(10) عید کے دن دوست احباب سے ملاقات کی تقریب منعقد کرنا۔ اچھے کھانے پکانا ایک دوسرے کو تحائف دینا پسندیدہ ہے۔

(11) تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو نماز عید کیلئے جانا چاہیے وہ عورتیں جو بوجہ عذر نماز میں شریک نہ ہو سکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ توجہ سے سنیں عیدگاہ پہنچ کر خاموشی سے امام کا انتظار کرنا چاہیے اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیے۔

نماز کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کیلئے اسکے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کسقدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اسکو روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا ہے دولتمند اس دولت کو پانے والے تھوڑے ہی ہیں ..... اصل میں مسلمانوں نے نماز کو جب سے ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اسکی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جسمیں نماز سنوار کر پڑھی جاتی تھی غور سے دیکھ لو اسلام کے واسطے کیسا تھا ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔

(تفسیر سورۃ بقرہ ص 52)

تحریک جدید کی برکات

خطاب حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ برموقعہ جلسہ سالانہ

اب میں تحریک جدید کے متعلق کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ آپ کو یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوگی کہ تحریک جدید جس کا بجٹ دس سال پہلے ۵۶ لاکھ تھا، اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ یہ بجٹ پانچ کروڑ اتالیس لاکھ ستر ہزار ہے (نعرے) اس کا بیشتر حصہ بیرونی جماعتیں ادا کر رہی ہیں یا ان سکیموں سے پورا ہو رہا ہے جو بیرون پاکستان سے متعلق ہیں اور پاکستان کی جماعتوں کا حصہ صرف ۲۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے ہے۔ لیکن اس فرق کو دیکھ کر غلط اندازے نہیں ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں ہی ہیں جن کی قربانیوں کو یہ پھل لگا ہے اور ان کے چند ہزار روپے آج کروڑوں میں تبدیل ہو گئے ہیں (نعرے)

۱۹۷۸ء میں مجھے پہلی دفعہ امریکہ جانے کا موقع ملا۔ میں اپنے طور پر اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر سیر کے لئے گیا تھا۔ جماعت احمدیہ میں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی سیر کے لئے نکلے اور وہ صرف اس کی ذاتی سیر رہے۔ وہ سیر ذاتی بھی بن جاتی ہے اور جماعتی بھی بن جاتی ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ وہاں واشنگٹن میں ایک دفعہ مجھے معلوم ہوا کہ بعض امریکن عورتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ ہم اتنی قربانی دے رہے ہیں اور امریکہ کا بجٹ اتنا زیادہ ہو گیا ہے لیکن ہمارے مشن ہاؤس کی حالت تو بہت بری ہے اور تم لوگ ناروے میں اور سویڈن وغیرہ میں اتنے اچھے مشن بنا رہے ہو وہاں کے مبلغ بڑے پریشان تھے کہ اس قسم کے اعتراض ہو رہے ہیں۔ میں کیا جواب دوں۔ میں نے کہا آپ کوئی جواب نہ دیں۔ ان کو اکٹھا کریں۔ میں جواب دوں گا۔ چنانچہ ان کو اکٹھا کیا گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تحریک جدید کا آغاز اس طرح ہوا تھا کہ کچھ غریب عورتیں تھیں۔ ان کے پاس سوائے ایک ایک کڑے یا بندے کے اور کوئی چیز نہ تھی انہوں نے وہی پیش کر دیئے۔ کچھ غریب مزدور تھے انہوں نے ایک ایک مہینے کی مزدوری پیش کر دی۔ کچھ وہ لوگ تھے جن کو جماعت کی طرف سے وظیفے ملتے تھے انہوں نے وظیفوں میں سے رقم بچائی اور جماعت کو پیش کر دی۔ ایک وہ عورت بھی تھی جس کے پاس صرف ایک بکری تھی۔ اسی کا دودھ اس کے بچوں کی خوراک تھی وہ آئی اور اس نے یہ بکری پیش کر دی۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تمہاری ضرورت کیسے پوری ہوگی۔ اس پر وہ بے اختیار رونے لگی اور کہا کہ میں کیا کروں اور کس طرح اپنی تمناؤں کا اظہار کروں۔ یہ بکری مجھ سے لے لیجئے۔ مجھے اس بکری سے اب نفرت ہو گئی ہے۔ میں برداشت نہیں کر سکتی کہ یہ میرے گھر میں رہے جبکہ آپ تحریک فرما رہے ہیں اور لوگ بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر احمدی قربان ہوتا چلا جا رہا تھا جو کچھ اس کے بس میں تھا وہ فدا کرنے پر تلا بیٹھا تھا۔ انہوں نے بڑا لمبا عرصہ کھانوں میں تنگی اختیار کی، پہننے میں تنگی اختیار کی اور رہن سہن میں تنگی برداشت کی اور اپنی خواہشات کو قربان کیا اور تحریک جدید پروان چڑھی۔ تحریک جدید کے اس چندے سے ایک مشن بھی نہ ہندوستان میں قائم کیا گیا اور نہ ہی پاکستان میں۔ ایک مسجد بھی نہ ہندوستان میں بنائی گئی اور نہ پاکستان میں بنائی گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کے باوجود ۱۹۳۴ء سے لے کر آج تک ایک آواز بھی میرے کان میں نہیں پڑی کہ ہمارا روپیہ کہاں جاتا ہے؟ تمہیں آج جو قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ ان غریب احمدیوں کی قربانیوں کے نتیجے میں مل رہی ہے۔ اور تم اتنی جلدی حوصلہ ہار بیٹھے ہو اور کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہمارا چندہ کہاں جاتا ہے۔ جب میں نے بات ختم کی تو میں نے دیکھا کہ اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور وہ سخت پریشان تھیں۔ اور شرمندہ تھیں کہ ہم نے یہ کیا کہہ دیا ہے۔

پس آج بیرون پاکستان کی جماعتوں کا تحریک جدید کا جو چندہ کروڑوں کی شکل میں نظر آ رہا ہے اور تحریک جدید کی سکیموں کے نتیجے میں جو برکت مل رہی ہے۔ یہ سب ابتدائی غریب احمدیوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اگر پاکستان کی جماعت تحریک جدید کے چندے میں بیرونی جماعت سے پیچھے رہ گئی تو پاکستانی جماعت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اس نے تو بہرحال پھیلنا ہے۔ اب بیرون پاکستان کی جماعتوں کو ساری دنیا میں خدمت کی جو توفیق مل رہی ہے، پاکستان کی جماعتوں کو وہ توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ پاکستان کی جماعتوں کا مقابلہ پہلے صرف دو تین ملکوں سے ہوا کرتا تھا اور اب بیسیوں ممالک سے ہے۔ اگر احمدیوں کو شمار کیا جائے تو وہ ممالک جہاں احمدی پائے جاتے ہیں ان کی تعداد ۱۲۰ بنتی ہے (نعرے) ان سب کی قربانیوں کا مقابلہ ہم پاکستانی احمدی کیسے کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ۲۸ ممالک میں اس وقت ۲۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں لیکن مشنوں کی تعداد زیادہ ہے۔ باقی ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں اور احمدیت پھیلی، وہاں انفرادی طور پر احمدی گئے اور ان کی تبلیغ سے لوگ احمدی ہو گئے یا پاکستانی احمدی وہاں جا کر آباد ہوئے اور ان کی تبلیغ سے مقامی لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ مثلاً جزیرہ مڈغاسکر ہے۔ وہاں احمدیت پھیلنے کی داستان یہ ہے کہ مرچنٹ نیوی کے ایک احمدی کو وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے لٹریچر تقسیم کیا اور حسن اتفاق سے یا تقدیر الٰہی کہنا چاہیئے، اس کا اتنا اثر ہوا کہ ایک دو سال کے اندر اندر وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ پس یہ سلسلے ساتھ ساتھ جاری ہیں۔

لیکن جہاں تک مبلغین کی تعداد کا تعلق ہے، اب محسوس ہو رہا ہے، بہت کم رہ گئی ہے۔ تقاضے اتنے زیادہ پھیل رہے ہیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن ملکوں میں اس وقت ہمارے ۲۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں وہاں سے مسلسل مطالبے آ رہے ہیں کہ ہماری ضرورت پوری نہیں ہو رہی۔

قرآن شریف کے کمالات:۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا ورنہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اسکے کمالات اسکا حسن اپنے اندر ایک ایسا کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اسکی طرف چلے آئیں مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اسکے خوشبودار درختوں اور دل کو تروتازہ کرنے والی بوٹیوں اور مصفا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے تو ہر ایک شخص دل سے چاہیگا کہ اسکی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھائے اور اگر یہ بھی بتا دیا جاوے کہ اسمیں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراض مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائینگے اسی طرح پر قرآن شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوبصورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو روح پورے جوش کے ساتھ اسطرف دوڑتی ہے اور حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی ہے (الحکم ۱۳ مارچ ۱۹۰۱)

دعا کے اثرات:۔ دعا کرتے وقت بیدلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیے اور جلدی تھک کر بیٹھنا نہیں چاہیے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہیے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے جو لوگ تھک جاتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اسکے ذریعہ سے ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی سب سے بڑھکر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اسکے ذریعہ سے آتی ہے بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جسکو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

ایک احمدی خادم کی تبلیغی مساعی

مکرم مظفر احمد ملک صاحب آف برلن نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی تبلیغی مساعی کی رپورٹ تحریر کی ہے جس پر حضور نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مشنری کے مقابل میں ایک آزاد احمدی کسطرح غیروں میں بہتر رنگ میں نفوذ کر سکتا ہے احباب کے استفادہ کیلئے یہ رپورٹ ذیل میں شائع کی جارہی ہے اس میں کیا شک ہے کہ تبلیغ تو جنون کے جذبے کا تقاضہ کرتی ہے خدا کے پیغام کو پہونچانا ہر احمدی کا فرض اور ذمہ داری ہے ایسا اوقات وہ مخلصین جو سلسلہ کے باقاعدہ مبلغ نہیں ہیں اپنے جنون سے ہمیں دعوت عمل دیتے ہیں۔

مظفر احمد ملک صاحب کی ٹانگ اور پاؤں پر پلستر تھا تاہم برلن سے بارہ سو کلو میٹر دور جہاں انکی مستقل رہائش کے سلسلہ میں مقدمہ تھا گئے انہوں نے اڑھائی گھنٹے تک خود اپنے مقدمے کی وکالت کی وہ اس امر پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ:۔

" اڑھائی گھنٹے کی بحث کے دوران تقریباً دو گھنٹے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی الحمدللہ۔ اس دوران خاکسار نے تقریباً پندرہ کتب جو جرمن زبان میں تھیں عدالت کی جیوری کے سامنے عدالت کے پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں تاکہ انکو احمدیت کے متعلق اور زیادہ معلومات مل سکیں جنہیں انہوں نے بخوشی قبول کیا خاص طور پر عورت ججوں نے "اسلام میں عورت کا مقام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں" بہت پسند کی۔ الحمدللہ"

مظفر ملک صاحب مزید لکھتے ہیں:۔

" رات واپسی پر ایک نزدیکی شہر NURNBERG میں جماعت احمدیہ کے صدر صاحب کو ملا خاکسار نے انکو تفصیلی طور پر شہر کی بڑی سڑک پر جرمن۔ انگریزی۔ ترکی اور عربی زبان میں ہفتہ و اتوار کو سٹال لگانے کی سکیم کا ذکر کیا اور وہاں کی پولیس اور متعلقہ محکمہ سے اجازت لینے کا طریق بتایا انہوں نے اس سکیم کو اپنانے اور جاری رکھنے کی حامی بھری۔ دوسرے دن ان کے ساتھ مسجد نور فرانکفورٹ گیا اور وہاں محترم منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج سے اس تجویز کا ذکر کیا اور کتابیں لیکر واپس آیا الحمدللہ چند دن ہوئے NURNBERG سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی کہ انہوں نے ایک نزدیکی گاؤں میں اجازت ملنے پر سٹال لگایا اور اسکا بہت اچھا اثر ہوا اور بہت سے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ۔"

برلن پہنچ کر انہوں نے اپنی اہلیہ کے ذریعے ایک جرمن فیملی کو اپنے گھر دعوت دی اس فیملی نے سات گھنٹہ تک انکے گھر قیام کیا وہ احمدیت کے متعلق سوالات کرتے رہے اور جاتے وقت تین سو روپے کی کتابیں ان سے خرید کر لے گئے اور دوبارہ ملنے کیلئے کہہ گئے۔ یہ چار دن بعد اپنی بیوی کے ساتھ انکے گھر گئے اور انکو احمدیت کی تعلیم کے بارہ میں آگاہ کرتے رہے۔ انکی بیوی برقعہ پہنتی ہیں اور تبلیغ میں انکا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

مظفر ملک صاحب اپنے آقا کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ ایک اور جرمن مسلمان سسٹر نے جنکا خاوند عربی ہے تبادلۂ خیالات کی دعوت دی انہوں نے ہم عرب دوست کے ساتھ فون پر تبلیغی گفتگو کی احمدیت کا پیغام پہنچانے کے بعد انہیں مزید گفتگو کے لیے گھر پر دعوت دی اور چار بجے شام سے ساڑھے گیارہ بجے شب تک امکان نبوت پر گفتگو ہوتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی انکے سامنے تشریح کی۔ تشریح پر بفضلہ تعالیٰ مطمئن نظر آتے تھے۔ یہ صاحب پہلے ندوی صاحب کی کتب پڑھتے رہے پھر مولانا مودودی صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا انہوں نے کہا اب میں احمدیت کا مطالعہ کروں گا اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو ان کا ماننا واجب ہے مظفر احمد صاحب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استخارہ کرنے کے طریق سے مطلع کیا جسکا انہوں نے وعدہ کیا اور احمدیت کے مطالعہ کیلئے کتب بھی لیں۔

ولادت :۔ برادرم مکرم احمد نعیم عابد صاحب آف ہامبرگ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۹ جون 1982 کو بیٹی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ نے سلمیٰ ناہید نام تجویز فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولودہ کو نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

مغربی جرمنی کی اراکین لجنہ اماء اللہ کے لئے اطلاعاً تحریر ہے کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی کی خدمت میں انشاء اللہ العزیز
مورخہ ۲۳ جولائی شام ۷ بجے مسجد نور میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے استقبالیہ دیا جائے گا تمام ممبرات بروقت مسجد نور میں پہنچ جائیں